جامعہ کا پیغام طلبائے مدارس اسلامیہ کے نام

شاہراہِ علم

دفاعِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں عالم اسلام کا اتحاد



حقیقت کروں گا بیاں دوستو!
چاہے کٹ جائے زبان میری دوستو!
جس زمیں پر نبوت کی توہین ہو
گر پڑے نہ کہیں آسماں دوستو!



نائب مدیر
ابوعبدالفتاح

محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہ العالی

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا ضلع نندوربار

ڈنمارک کا ڈنک مارنا
کیفر کردار تک پہنچایا جانا ضروری

مفتی مجد القدوس خبیب رومی مظاہر علوم وقف سہارنپور

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان شانئک ھو الابتر

(بے شک جو دشمن ہے آپ کا وہی ہے ابتر)

بخشی ہے تم کو ثر ہم نے تو اے نبی تم میری نمازیں پڑھناں قربانیاں بھی کرنا
جو ہے تمہارا دشمن انجام ہوگا اس کا گمنام ہو کے مرنا

حقیقت میں ابتری وہی ہے جو ایسی مقدس ومقبول ہستی سے بغض اور عداوت ودشمنی رکھے اور اپنے بعد کوئی ذکر خیر اور اثر نیک چھوڑ کر نہ جائے۔ سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام آپ کے آثار صالحہ عالم میں چمک رہے ہیں، آپ کی یاد نیک نامی اور محبت وعقیدت کے ساتھ کروڑوں انسانوں کے دلوں کو گرمارہی ہے۔ دوست دشمن سب آپ کے اصلاحی کارناموں کا سچے دل سے اعتراف کررہے ہیں پھر دنیا سے گزر کر آخرت میں جس مقام محمود پر آپ کھڑے ہوں گے اور جو مقبولیت ومتبوعیت عامہ آپ کو علی رؤس الاشھاد حاصل ہوگی وہ الگ رہی، کیا ایسی بابرکت ہستی کی شان اقدس میں گستاخی سوائے بدبخت کے کوئی اور کرسکتا، آپ مقابلہ میں اس گستاخ کو خیال کیجئے جس نے آپ کی شان میں کبھی اور کہیں بھی کوئی گستاخی اور نازیباں حرکت کی تو اس کا نام و نشان باقی نہیں رہاں، نہ آج بھلائی کے ساتھ اس کو کوئی یاد کرنے والا ہے یہی حال ان تمام گستاخوں کا ہوا جنہوں نے کسی زمانہ میں آپ کے ساتھ بغض وعداوت پر کمر باندھی اور آپ کی شان مبارک میں گستاخی کی ان کے ساتھ ہماری قوم نے جو پہلے کیا وہی اب بھی کرنا چاہئے اور آئندہ بھی۔

ڈنمارک کے ڈنک ماری کی ایسی بے ہودہ اور گستاخانہ حرکت بلاشبہ ہر مسلمان کا خون

کھولا دینے والی ہے، اس کے خلاف جتنا بھی جوش وخروش پیدا ہو وہ صاحب ایمان کے لئے بالکل فطری ہے۔

جو جان مانگو تو جان دیدیں جو مال مانگو تو مال دیدیں
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ وجمال دیدیں

البتہ اصل ضرورت اس فتنہ کے سرچشمہ کو بند کرنے کی ہے، قومی غیرت کے اظہار کے ساتھ ساتھ اتباع سنت اور اہتمام شریعت لازم وضروری ہے کہ اس کے بغیر ہماری کوئی تدبیر موثر اور عند اللہ مقبول اور موجب اجر وثواب نہیں ہو سکتی۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہوتی ہے اور ان کے لئے دردناک اور ذلیل کرنے والا عذاب بھی ہے۔ قال اللہ تعالی:

"ان الذین یوذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة و اعد لهم عذابًا مهینًا اس آیت میں ایذا پہنچانے سے مراد وہ افعال واقوال ہیں جو عادۃ ایذا کا سبب بنا کرتے ہیں۔

ائمہ تفسیر نے ان افعال واقوال کو ایذائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ٹھہرایا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی احادیث میں بتلایا گیا ہے کہ فلاں فلاں امور اللہ تعالی کی ایذا کا سبب ہیں اور فلاں فلاں امور اللہ کی ایذا کا سبب ہیں اور فلاں فلاں کام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کا سبب ہے، بعض روایات میں ہے کہ جاندار چیزوں کی تصویر بنانا اللہ تعالی کی ایذا کا سبب ہے، اس کی روشنی میں انسانی پتلا بنانے کا حکم بھی معلوم ہوتا ہے جس کو بت گری کے حکم میں داخل کیا گیا ہے جو بلا شبہ گناہ کبیرہ اور ناجائز وحرام ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ انسانی پتلا جلانے کا عدم جواز بھی فقہاء کرام نے تحریر فرمایا ہے کیونکہ اس طرح کسی سے نفرت کا اظہار ایک ایسے عمل سے کیا جاتا ہے جو ایک ناجائز عمل (آدمی کو جلانے) کی تمثیل ہے۔

دنیا میں اہل ایمان واسلام کی کامیابی پر طاغوتی قوتیں، شیطانی طاقتیں بوکھلا اٹھی ہیں اور انہوں نے اپنے جذبہ عداوت کی بنیاد پر اعلاءِ کلمۃ اللہ کو دہشت گردی اور اس کی کوشش کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دینے کی ہر ممکن کوشش شروع کر دی ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے کے بعد بھی وہ مطمئن نہیں ہوئے ہیں اور اب انہوں نے براہ راست ہمارے دین ومذہب کے اصل پیشوا پر بالکل ایسے انداز سے حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جیسے کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔
یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کی کوشش کرنے والے دنیا

اور آخرت میں ملعون و مردود اور سخت رسوا کن ذلت آمیز عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی طرف سے لعنت پھٹکار پڑتی رہے گی۔

اس وقت دو چیزوں کی خاص ضرورت ہے ایک تو اس گستاخی پر اظہار غیرت اور دوسرے اظہارِ غیرت کے ساتھ ساتھ اتباع سنت اور اہتمام شریعت۔

اس میں کوئی شک نہیں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے اہل فقہ وفتوی اس پر متفق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا مستحق قتل ہے ایسے شخص (یا ایسی جماعت) کا جرم دوسرے مجرمین کے جرم سے زیادہ سنگین ہے۔

گستاخ رسول کو حداً قتل کیا جائے گا اور اصلاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی یہی مذہب اول الخلفاء الراشدین خلیفہ رسول برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا ہے اور اس پر پوری امت کے علماء دین کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول کافر ہے اسے گستاخی کی سزا میں قتل کیا جائے گا اور اس کی کوئی توبہ نہیں اور جو اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (کما صرح بہ خیر الدین الرملی فی الفتاوی الخیریۃ ص/ ۱۷۰) ہماری جماعت دیوبند کے فقیہ النفس حضرت مولانا گنگوہیؒ کی تحقیق اور فتوی کا حاصل یہ ہے کہ ایسی گستاخی جناب کبریاء تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موذی اور گستاخ ہے (مستفاد از فتوی رشیدیہ)۔ الحاصل فقہ حنفی میں فتوی اسی پر ہے کہ جو شخص جناب رسالت مآب میں علانیہ گستاخی کرے وہ واجب القتل ہے اور ایسے گستاخ کا واجب القتل ہونا تمام ائمہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ تفصیل کے لئے تنبیہ الولاۃ والحکام کی شاتم خیر الانام از علامہ ابن عابدین شامیؒ اہل علم ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

امام کعبہ محمد بن عبداللہ السبیل اور علماء حجاز مقدس کا فتوی بھی یہی ہے کہ گستاخ رسول کا قتل کرنا واجب ہے۔

"تاریخ شاہد ہے کہ اگر کسی یہودی ونصرانی اور غیر مسلم کبھی اور کہیں ایسی حرکت کی ہے تو اس کو بھی یہی سزا دی گئی ہے جس کی تفصیل، "تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخ رسول کی سزا" نامی کتاب میں مذکور ہے"۔

سلطنت مغلیہ کے سقوط کے بعد ۱۸۶۰ء میں جب برٹش گورنمنٹ نے توہین رسالت کے قانون کو منسوخ کیا تو مسلم سرفروشوں نے اس قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور گستاخانِ رسول کو قتل کر کے انہیں کیفرِ کردار تک پہنچاتے رہے۔ (ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت از محمد اسماعیل قریشی، ص ۲۶۸)

اصل ضرورت ایسے گستاخ کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ہے جس کی صورت ایسی اختیار کی

جائے کہ سانپ جائے اور لاٹھی نہ ٹوٹے ایسا نہ ہو کہ لاٹھی بھی ٹوٹ جائے اور سانپ بھی نہ مرے یہ تو دین و عقل کے سراسر خلاف ہے، اللہ تعالیٰ دین و عقل کی رہنمائی میں جوش کو ہوش کے ساتھ استعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اظہار غیرت کے ساتھ ساتھ اہتمام شریعت عطا فرمائے۔ ان المحب لمن یحب مطیع

یہ اظہار محبت، بے اطاعت جھوٹ روحی
محب، محبوب کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے